22872 ـ دور حاضر میں بدعتی کا بائیکاٹ کرنا

سوال

بدعتی شخص سے کب بائیکاٹ کرنا مشروع ہے، اور اللہ کے لیے کسی سے کب بغض رکھا جائیگا، اور کیا اس دور میں بائیکاٹ کرنا مشروع ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سب تعریفات اللہ رب العالمین کے لیے ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے بعد:

مومن شخص کو یہ بائیکاٹ ایمان و شریعت کی نظر سے دیکھنا چاہیے اور اس بائیکاٹ میں کسی بھی قسم کی خواہش نہ پائی جائے، اس لیے اگر بدعتی شخص سے بائیکاٹ کرنے کے نتیجہ میں زیادہ شر اور برائی پیدا نہ ہوتی ہو یہ بائیکاٹ حق اور صحیح ہو گا.

اس کی کم از کم حالت سنت ہو گی، اور اسی طرح اعلانیہ طور پر گناہ اور معاصی کے مرتکب شخص سے بائیکاٹ کرنا بھی کم از کم سنت کہلائیگا.

لیکن اگر اس سے بائیکاٹ نہ کرنے میں زیادہ مصلحت اور بہتر ہو وہ اس طرح کہ اگر وہ یہ دیکھے کہ ان بدعتیوں کو دعوت دینے اور ان کی سنت کی طرف راہنمائی کرنا اور جو واجب ہے اس کی نشاندہی کرنے میں وہ ان پر اثرانداز ہو سکتا ہے اور ان کی ہدایت میں زیادتی کا باعث بن سکتا ہے تو اسے بائیکاٹ کرنے میں جلدبازی سے کام نہیں لینا چاہیے.

لیکن وہ ان کے ساتھ اللہ کے لیے بالکل اسی طرح بغض رکھے جس طرح کفار کے ساتھ ہے، بلکہ کفار کے ساتھ اور بھی زیادہ بغض ہونا چاہیے؛ اور اس کے ساتھ ساتھ انہیں دین کی دعوت بھی دے، اور ان کی ہدایت کی حرص رکھتے ہوئے تمام شرعی دلائل پر عمل کرے.

اور پھر اگر بدعت غیر مکفرہ ہے تو بدعتی سے بغض اس کی بدعت کے مطابق ہونا چاہیے، اور گنہگار اور معصیت کے مرتکب شخص سے بغض بھی اس کی معصیت و نافرمانی کے حساب سے ہو، اور اس کے اسلام اور ایمان کے مطابق اسی حساب سے محبت کرے، اس سے معلوم ہوا کہ بائیکاٹ میں تفصیل پائی جاتی ہے.

خلاصہ یہ ہوا کہ:

راجح اور بہتر و اولی یہی ہے کہ اس سلسلہ میں شرعی مصلحت کو مدنظر رکھا جائےگا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شرعی مصلحت کا خیال کرتے ہوئے کچھ لوگوں سے بائیکاٹ کیا اور کچھ لوگوں سے بائیکاٹ نہیں کیا.

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر عذر کے جنگ تبوک سے پیچھے رہنے کی بنا پر کعب بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ اور ان کے دونوں ساتھیوں سے بائیکاٹ کیا؛ ان کے ساتھ پچاس راتوں تك بائیکاٹ رہا حتی کہ اللہ تعالی نے ان کی توبہ قبول فرمائی، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ابی بن سلول اور اس کے ساتھ دوسرے منافقین کی جماعت کے ساتھ بائیکاٹ نہیں کیا کیونکہ اس کے کئی ایك شرعی اسباب تھے.

لہذا مومن کو زیادہ مصلحت کا خیال رکھنا چاہیے کہ مصلحت کسی میں زیادہ پائی جاتی ہے، اور یہ چیز کافر اور بدعتی اور گنہگار کے ساتھ اللہ کے لیے بغض اور محبت کے منافی نہیں، اسے اس سلسلہ میں مصحلت عامہ کو مدنظر رکھے، اگر مصلحت بائیکاٹ کا تقاضہ کرے تو بائیکاٹ کر لے، اور اگر شرعی مصلحت اسے دعوت دینے اور تبلیغ کرنے اور بائیکاٹ نہ کرنے کی متقضاضی ہو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طریقہ پر عمل کرتے ہوئے بائیکاٹ مت کرے.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.